ابوالوفا محمد یونس سعودی

اَصَحُّ الکُتُب بَعدَ کِتابِ اللهِ البُخاری

ماہرین فن حدیث نے جانچ پڑتال کے بعد کتب حدیث کے متعلق جو تحریر فرما دیا ہے۔ ناظرین کرام کی خدمت میں مختصراً پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں تاکہ میں بھی ثواب دارین حاصل کرسکوں۔ اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ رب العزت جل مخالفین کو بھی اس سے فائدہ پہنچائے۔ آمین

امام فن حدیث حضرت نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :۔

والمنتخب المسمی بالمجتبیٰ صحیح کلہ "

"یعنی نسائی میں جس قدر احادیث ہیں وہ سب کی سب صحیح ہیں"

امام فن حدیث حضرت علامہ ابوداؤدؒ اپنے رسالہ میں تحریر کرتے ہیں :۔

وما ذکرت فی کتابی حدیثاً اجتمع الناس علی ترکہ

یعنی میں نے سنن ابوداؤد میں کوئی ایسی حدیث درج نہیں کی ہے کہ جس کے چھوڑنے پر تمام علمائے اہلحدیث کا اتفاق ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں :۔

عرضت ھذا الکتب یعنی سنتہ علی علماء الحجاز والعراق و خراسان فرضوا بہ ومن کان فی بیتہ فکانما فی بیتہ نبی یتکلم (مرقاۃ ص۲)

یعنی میں نے سنن ترمذی کو حجاز، عراق اور خراسان کے علمائے حدیث پر پیش کیا تو سب نے اس کو پسند کیا۔ اور جس گھر میں سنن ترمذی پڑھی جائے گی گویا

اس گھر میں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) گفتگو فرما رہے ہیں۔
سبحان اللہ، کیا شان ہے حدیث رسول اللہ کی اللھم صل وسلم علیہ واجعلنا من اتباعہ

بخاری شریف کے متعلق اکثر و بیشتر منکرین حدیث لب کشائی کرتے ہیں جس کی وجہ سے صحیح بخاری کے متعلق ذرا تفصیل سے عرض کرتا ہوں۔ امام بخاریؒ کے استاد امیر المومنین فی الحدیث والفقہ امام اسحٰق بن راہویہ نے اپنے شاگردوں سے فرمایا:

"لو جمعتم کتاباً مختصراً لصحیح سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

یعنی کاش کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا مجموعہ جو صحیح ہو۔ کتاب کی شکل میں جمع کرتے۔

امام بخاریؒ نے احادیث کے مجموعوں پر نظر ڈالی تو ان میں ان کو آپس میں ملی جلی صحیح وضعیف حدیثیں نظر آئیں تو امام بخاریؒ نے صحیح احادیث کے جمع کرنے کا ارادہ کیا۔

حال ہمتہ لجمع الحدیث الصحیح الذی لا یرتاب فی امین "

امام بخاریؒ نے اپنے استاد کے ارشاد کو عملی جامہ پہنایا۔

"اخذت فی جمع الجامع الصحیح"

یعنی امام بخاریؒ نے فرمایا کہ میں نے صحیح بخاری کی تدوین شروع کر دی۔ کس طرح شروع کی؟ اس کے متعلق امام بخاریؒ خود فرماتے ہیں۔

صنفت کتابی الجامع فی المسجد الحرام وما ادخلت فیہ حدیثاً حتی استخرت اللہ تعالٰی وصلیت رکعتین وتیقنت صحتہ

یعنی میں نے اپنی کتاب صحیح بخاری مسجد حرام میں تصنیف کی اور میں نے ایک ایک حدیث استخارہ کر کے دو رکعت نفل پڑھ کر اس میں درج کی جبکہ مجھے اس کی صحت کا کامل یقین ہو گیا۔ اسی یقین کامل ہونے کی وجہ سے امام بخاریؒ نے اس کا نام "الجامع المسند الصحیح المختصر من امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ" رکھا۔

مزید تفصیل کیلئے مقدمہ فتح الباری ملاحظہ فرمائیے۔

ائمہ دین علمائے سلف اور فنِ حدیث کے ماہرین و محققین میں سے بعض کا فیصلہ صحیح بخاری کے متعلق ملاحظہ فرمائیے :۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :۔

اجود ھذہ الکتب کتاب البخاری و اجمعت الامۃ علی صحۃ ھذین الکتابین و وجوب العمل باحادیثھما (مقدمہ صحیح بخاری)

یعنی حدیث کی تمام کتابوں میں سے بہترین کتاب صحیح بخاری ہے اور امت کا اس پر اجماع ہے۔ کہ دونوں کتابیں (بخاری و مسلم) صحیح ہیں اور ان کی احادیث پر عمل کرنا واجب ہے۔ مشہور ماہر فنِ حدیث ابن صلاح فرماتے ہیں :۔

واعلاھا الاول و ھو الذی یقول فیہ اھل الحدیث کثیراً صحیح متفق علیہ۔ یعنی صحت کے لحاظ سے اونچا مقام ان احادیث کا ہے جن کے متعلق محدثین اکثر فرماتے ہیں صحیح متفق علیہ یعنی اس کی صحت پر بخاری و مسلم نے اتفاق کیا ہے۔

لکن اتفاق الامۃ علیہ لازم من ذالک وحاصل معہ لاتفاد الامۃ علی تلقی ما اتفق علیہ بالقبول

یعنی صحیح متفق علیہ کے ساتھ لازم ہے کہ امت کا بھی اس پر اتفاق ہو۔

وھذا القسم جمیعۃ مقطوع لصحتہ والعلم الیقینی النظری واقع لہٗ

یعنی اس قسم کی حدیث تمام تر قطعی الصحت ہے۔ اور اس سے علم یقینی و نظری حاصل ہوتا ہے۔

امام بخاریؒ اور امام مسلم کی متفق علیہ حدیثوں کے متعلق ان کا فیصلہ ہے مگر امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ جن روایات میں علیحدہ اور منفرد ہیں ان کے متعلق حافظ ابن صلاح فرماتے ہیں :۔ ما انفرد بہ البخاری او مسلم مندرج فی قبیل ما یقطع بصحۃ لتلقی الامۃ کل واحد من کتابیھما بالقبول (مقدمہ ابن صلاح)

یعنی امام بخاریؒ جن روایات میں منفرد ہیں یا امام مسلم جن روایات میں منفرد ہیں وہ احادیث بھی قطعی الصحت ہیں۔ اس لئے کہ امت نے ان میں سے ہر ایک

کتاب کو قبولیت کا درجہ بخشتا ہے۔"

حافظ عماد الدین ابن کثیر بھی اس کی تائید فرماتے ہیں (اختصار علوم الحدیث)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ احادیث کے وہ مجموعے جن کو اُمت نے قبول کیا ہے ان کی احادیث کے قطعی الصحت ہونے کا فتوےٰ آئمہ دین کی متعدد جماعتوں سے ثابت ہے جیسا کہ قاضی عبدالوہاب مالکی اور شوافع میں سے شیخ ابوحامد الاسفرائنی، قاضی ابوطیب طبری، شیخ ابواسحٰق شیرازی اور حنابلہ میں سے ابن حامد، ابویعلیٰ ابن الفرار، ابوالخطاب ابن الزاغونی اور علمائے حنفیہ میں سے شمس الائمہ سرخسی رحمہم اللہ کا فرمان ہے۔ نیز اشعریہ میں سے اکثر علمائے کلام اور ان کے سوا ابواسحاق اسفرائنی اور ابن فورک وغیرہ کا بھی مذہب ہے پھر فرماتے ہیں:

وهو مذهب اهل الحديث قاطبة ومذهب السلف عامه

وهو معنى ما ذكره ابن الصلاح استنباطا فوافق فيه

هؤلاء الائمة"

یعنی تمام اہلحدیث اور سلف کا عام طور پر یہی مذہب ہے اور حافظ ابن صلاح کے کے قول کا بھی یہی معنی ہے۔ پس حافظ ابن صلاح کا قول ان ائمہ کے مطابق ہوگیا۔

اسی لئے امام بخاریؒ نے فرمایا تھا

وما ادخلت فيه الا صحيحًا (مرقاۃ)

یعنی میں نے بخاری میں وہی احادیث درج کی ہیں جو صحیح ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں

فاعلم ان الذى تقرر عند جمهور المحدثين ان صحيح البخارى مقدم على سائر الكتب المصنفة حتى قالوا اصح الكتب بعد كتاب الله صحيح البخارى (المقدمة)

یعنی پس تو جان کہ جمہور محدثین کے نزدیک یہ بات قرار پا چکی ہے کہ تمام کتب مصنفہ پر صحیح بخاری مقدم ہے اور جمہور محدثین نے یہاں تک کہا ہے کہ قرآنِ حکیم کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب صحیح بخاری ہے۔

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:۔

اما الصحیحان فقد اتفق المحدثون علی ان جمیع ما فیھما من المتصل المرفوع صحیح وانھما متواترتان الی مصنفیھما وانہ کل من یھوّن امرھما فھو مبتدع متبع غیر سبیل المؤمنین (حجۃ اللہ ص۱۳۴)

یعنی علمائے محدثین نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ تمام فروع متصل حدیثیں جو بخاری شریف اور مسلم شریف میں ہیں۔ وہ واقعی طور پر صحیح ہیں اور تواتر کے ساتھ ان کے مصنفین تک پہنچی ہیں اور یہ صحیح (اور مسلّمہ) حقیقت ہے کہ جو شخص بخاری اور مسلم کی کسی امر میں توہین کرتا ہے وہ بدعتی ہے اور مومنین کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے۔ اکثر علمار احناف کی زیادہ تر کوشش رہی ہے کہ جو حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مذہب کے خلاف ہے اس کی تاویل بذریعہ تنسیخ یا تخصیص یا تضعیف کی جائے۔ اور اپنی مستدلہ روایت کی توثیق و تائید عقلی و نقلی طور پر کی جائے۔ چاہے وہ روایت روایتہً و درایتہً محدثین کے نزدیک بالکل ضعیف ہو اس پر بھی محققین علمائے احناف صحیحین کی حدیثوں کے قطعی الثبوت ہونے سے انکار نہ کر سکے۔ چنانچہ مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فیض الباری میں حافظ ابن حجرؒ، علامہ سرخسیؒ حنفی، علامہ ابن تیمیہؒ اور امام ابن صلاح وغیرہم محققین کی جماعت کی یہ تحقیق لکھتے ہوئے کہ صحیحین کی حدیثیں قطعی الثبوت ہیں۔ اپنا فیصلہ یہ لکھتے ہیں!

"ان رایھم ھو الرائی"

یعنی جو ان محققین کا فیصلہ ہے وہی میرا فیصلہ ہے۔

پس جو شخص بھی بخاری و مسلم کی کسی حدیث پر بھی شک و شبہ کرے اور کسی طرح بھی ان کی توہین کرے وہ بدعتی ہے اور مومنین کے صحیح راستے سے ہٹا ہوا اور گمراہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو ایسوں سے محفوظ رکھے آمین۔

مذکورہ بالا دلائل اور حقائق کی روشنی میں میری (بندۂ ناچیز) کی تمام ملت اسلامیہ کے حضرات اور توحید و سنت اور قرآن و حدیث کے جاں نثاروں اور فرمانبرداروں کی خدمت میں اپیل ہے کہ آپ حضرات منکرین حدیث کی گمراہ کن تحریک سے اپنے آپ کو علیحدہ رکھئے اور اپنے رفقاء کرام کو بھی علیحدہ رہنے کی تلقین کیجیئے۔ ورنہ مجھے خوف ہے۔ کہ جن صحابہ کرام و بزرگان دین کی معرفت حدیث رسول اللہ ہم تک

پہنچی ہیں ۔ ان ہی صحابہ کرام و بزرگانِ دین کی معرفت کلام خدا یعنی قرآن کریم بھی ہم تک پہنچا ہے ۔

پس آج جو منکرین حدیث افراد ، حدیث رسول اللہ کی صحت سے انکار کرتے ہیں اور شک و شبہ ظاہر کرتے ہیں ۔ کل کو یہ حضرات کلام اللہ کے ساتھ یہی سلوک کرنے لگیں تو کوئی تعجب نہیں ۔

پس اے توحید و سنت اور قرآن و حدیث کے فدائیو !

"اس نازک دور میں اپنے ایمان کی حفاظت کرو ۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن و حدیث کی خدمت و اشاعت کے لئے زندہ رکھے ۔ اور اسی قرآن و حدیث کی خدمت لیتے ہوئے دنیا فانی سے اٹھائے اور خادمانِ قرآن و حدیث کے ساتھ قیامت میں حشر کرے ۔ آمین .

روز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامۂ
من نیز حاضر می شوم جامع بخاری در بغل